تحریر: مولانا سیف الرحمٰن صاحب الفلاح بی۔اے

قسط نمبر ۹

مصباح توحید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا آپ ان مشرکوں سے دریافت کیجئے کہ بتلاؤ اللہ کو چھوڑ کر جن کی تم پوجا پاٹ کرتے ہو اگر اللہ تعالے مجھے کسی تکلیف میں مبتلا کرنا چاہے تو کیا یہ اس کو دور کر سکتے ہیں اگر اللہ تعالے مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں رکھنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں (حقیقت یہ ہے کہ ان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں) آپ ان کو بتلا دیں کہ مجھے تو صرف اللہ ہی کافی ہے (اس کے سوا مجھے کسی کی ضرورت نہیں) توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں اور بھروسہ کرتے ہیں۔

نیز اللہ تعالے کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا۔ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا۔ [1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا آپ لوگوں کو بتلا دیں کہ میں کسی کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ آپ ان کو یہ بھی بتلا دیں کہ مجھے اللہ سے پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے اور میں اسی کی ذات کے ماسوا کہیں جائے پناہ نہیں پاتا۔

نیز ارشاد خداوندی ہے۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ [2]

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا) آپ لوگوں کو بتلا دیں کہ مجھے اپنے نفع و نقصان کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ جو چاہے وہی ہوتا ہے۔ اگر مجھے علم غیب ہوتا تو ہر قسم کی بھلائی اور خیر اکٹھی کر لیتا اور مجھے کبھی تکلیف نہ آتی۔ میں تو اللہ (کے نافرمانوں کو اس کے عذاب سے) ڈرانے والا اور (اللہ پر ایمان رکھنے والوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والا ہوں۔

اس کے علاوہ اور متعدد آیات میں اللہ تعالے نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا ہے

---

[1] سورہ جن آیت نمبر ۲۱، ۲۲، [2] سورہ اعراف آیت نمبر ۱۸۸۔

جن میں یہ ذکر ہے کہ ہر قسم کا نفع و نقصان اللہ کے اختیار میں ہے اللہ کے ماسوا لوگوں نے جتنے معبود بنائے ہوئے ہیں وہ سب کسی کام نہیں آئیں گے

سید الاولین والاخرین امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے نفع و نقصان کے مالک نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو ایسا تسلیم کیا جائے کہ وہ ہر قسم کے نفع و نقصان پر کنٹرول رکھتا ہے چنانچہ ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ۔

جب آیت ”وانذر عشیرتک الاقربین“ نازل ہوئی تو آپ نے اپنے خاندان کے لوگوں کے نام لے لے کر پکارا۔ اے بنی کعب بن لوئی اپنی جانوں کو آگ سے بچالو اے بنی عبد شمس تم اپنی جانوں کو آگ سے بچالو۔ اے بنی عبد مناف تم اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب تم اپنی جانوں کو آگ سے بچالو۔ اے فاطمہ بنت محمد تم اپنی جان کو آگ سے بچالو کیونکہ میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔

ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے خاندان قریش تم اللہ کے عذاب سے اپنی جانوں کو رہا کرالو۔ میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا اے بنی عبد المطلب! اے عباس بن عبد المطلب، اے میری پھوپھی صفیہ اور اے میری بیٹی فاطمہ! مجھ سے میرا مال جتنا چاہو لے جاؤ لیکن یاد رکھو اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔

نیز اللہ کا ارشاد ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

(ہر نمازی نماز میں یہ دعا کرتا ہے) الہٰی! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے طلبگار ہیں۔

ایک حدیث میں یوں آیا ہے۔

واذا سألت فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ [1]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگو۔ اور جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ سے طلب کرو۔

اگر اہل بدعت ان آیات اور احادیث پر غور و فکر کرتے اور ان آیات کے متعلق ائمہ کی تفسیروں کا مطالعہ کرتے اور قابل اعتماد علماء کی تشریحات جو ان احادیث کے سلسلہ میں انہوں نے بیان کی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرتے، تو ان کو یہ بات واضح ہو جاتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر انبیاء اور صالحین کا توسل جو

[1] ۔ یہ حدیث ترمذی میں مذکور ہے۔ اس کے پہلے حصے میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹا! میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھو [illegible]

لوگوں میں رائج ہے اس کا دین میں قطعاً کوئی ثبوت نہیں اور ان سے استغاثہ اور استعانت کی درخواست کرنا سراسر کفر و شرک ہے۔

۳۔ توحید الاسماء والصفات

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اپنے اسمائے حسنیٰ اور اوصاف علیا جو قرآن پاک میں بتلائے ہیں اور جن کا صحیح احادیث میں ذکر ہے ان کے متعلق یہ پختہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کی یہ صفات واقعی اور حقیقتاً ہیں لیکن جیسا کہ اس کے جلال اور عظمت کے لائق ہیں ویسی ہیں، ہمیں ان کی کیفیت کا کوئی علم نہیں ان میں سے کچھ صفات مندرجہ ذیل ہیں۔

زندگی کی صفت۔ اللہ جل جلالہ، زندہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ [1]

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم ہے۔

علم کی صفت۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ [2]

لوگ اللہ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ [3]

کیا وہ اپنی مخلوق سے بے خبر ہے؟ وہ تو باریک بین خبردار ہے

(ارادہ) چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ [4]

اللہ تعالیٰ جب کسی شے کے بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے بن جا وہ فوراً بن جاتی ہے۔

قدرت کی صفت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا [5]

اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

سننے اور دیکھنے کی صفت، چنانچہ فرمایا۔

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا [6]

اللہ تعالیٰ ہر بات کا سننے والا اور ہر شے کو دیکھنے والا ہے۔

کلام کی صفت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

---

[1] سورہ آل عمران آیت نمبر ۲ - [2] سورہ البقرۃ آیت نمبر ۲۵۵ - [3] سورہ ملک آیت نمبر ۱۴ - [4] سورہ یاسین آیت نمبر ۸۲ - [5] سورہ فتح آیت نمبر ۲۱ - [6] سورہ نساء آیت نمبر ۱۳۴ -

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا [7]

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے بات چیت کی۔

نیز ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ [8]

جب موسیٰ ؑ ہمارے وعدے کے مطابق آئے تو اللہ نے ان سے بات چیت کی۔

رحمت کی صفت ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ [9]

میں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو بیحد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

محبت کی صفت، چنانچہ فرمایا۔

وَيُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ [10]

اللہ اپنے نیک بندوں سے محبت کرتا ہے وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔

ہاتھوں کی صفت، چنانچہ فرمایا۔

لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ [11]

جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔

چہرہ کی صفت ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [12]

اللہ جو بزرگی اور عزت والا ہے اس کی ذات باقی رہے گی۔

عرش پر قائم ہونے کی صفت ۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى [13]

اللہ تعالیٰ عرش پر قائم ہے۔

ایسا سات آیات میں ذکر آیا ہے۔

نزول کی صفت چنانچہ صحیح حدیث میں مذکور ہے۔

يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا مُنَادِيًا هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ

هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ لَهُ ۔

---

[7] سورہ نساء آیت نمبر ۱۶۴۔

[8] سورہ اعراف آیت نمبر ۱۴۳۔ [9] سورہ نمل آیت نمبر ۳۰۔ [10] سورہ مائدہ آیت نمبر ۵۴۔ [11] سورہ ص آیت نمبر ۷۵۔ [12] سورہ رحمٰن آیت نمبر ۲۷۔ [13] سورہ اعراف، یونس، رعد، فرقان، طٰہٰ، سجدہ اور حدید۔

اللہ تعالٰی ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ پھر پکارتا ہے کوئی گناہ سے معافی مانگنے والا ہے؟ میں اسے معافی دوں۔ کوئی مجھ سے کچھ مانگنے والا ہے، میں اسے دوں۔ کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ میں اس کی توبہ قبول کروں۔

ان کے علاوہ اللہ کی کئی اور صفات ہیں جن کا ہم احاطہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالٰی کا صرف بیس صفات میں محدود کرنا خلف کی بدعات میں سے ہے بیس یا اس سے زائد صفات میں اللہ کو محدود کرنا جائز نہیں بلکہ ہمیں چاہیے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے اللہ کی جو صفات اور اسماء ثابت ہیں ان پر ایمان لائیں لیکن ان کو بلا تمثیل اور بلا تعطیل مانیں اور اللہ کی صفت یوں بیان کریں جیسا کہ خود اس نے بیان کی ہے یا اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہے یا جیسا کہ سلف صالحین نے قرآن و حدیث سے بیان کی ہے۔

اس میں سلف کا مذہب حق پر مبنی ہے اور اس کے دائیں بائیں باطل ہے ایک طرف اہل تمثیل ہیں دوسری طرف اہل تعطیل۔ اللہ کی تمثیل بیان کرنے والے بت کی پوجا کرتے ہیں اور اللہ تعالٰی کو صفات سے معطل کرنے والے ایک معدوم شے کی عبادت کرتے ہیں لیکن ایک موحد شخص زمین و آسمان کے معبود کی عبادت کرتا ہے[1]

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ[2]

اللہ کی مثل کوئی شے نہیں وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اس آیت سے اللہ کی تنزیہہ ثابت ہوتی ہے کہ وہ اپنی مخلوق کے مماثل یا مشابہ نہیں۔ اللہ کو مخلوق سے تشبیہہ دینے والے گروہ کی تردید ہوتی ہے۔ آیت کے آخر میں سمع اور بصیر کی صفات کا ثبوت ملتا ہے اور اس گروہ کی تردید ہوتی ہے جو اللہ تعالٰی کو صفات سے معطل کرتے ہیں

خالق اور مخلوق کی صفات میں امتیاز

سلف صالحین اللہ کی صفات کو مخلوق کی صفات کی مثل تصور نہیں کرتے ہیں جیسا کہ اسکی ذات کو مخلوق کی مثل تصور نہیں کرتے۔ اللہ کی صفات میں کلام کرنا اللہ کی ذات میں کلام کرنیکی فرع ہے جیسا کہ اللہ کی ذات مقدس ہے اور مخلوق کے مشابہ نہیں اسی طرح اس کی صفات مخلوق کی صفات سے مشابہت نہیں

---

[1] حافظ ابن قیم بیان کرتے ہیں۔

من شبه الله العظيم بخلقه فهو لسبب لمشرك نصرانی

جو شخص اللہ تعالٰی کو مخلوق سے مشابہ قرار دیتا ہے تو وہ کسی مشرک یا عیسائی کی نسل ہوگا۔

او عطل الرحمٰن عن اوصافه فهو الكفو وليس ذا ايمان

جو اللہ کو صفات سے معطل کرتا ہے تو وہ کافر ہے کوئی مومن ایسی بات ہرگز نہیں کہتا۔ [2] سورہ شوریٰ آیت ۱۱

رکھتیں۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں اللہ کا علم ہے اور مخلوق کا بھی علم ہے جیساکہ قرآن پاک میں مذکور ہے۔

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ [۱]

اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔ نیز فرمایا

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ [۲]

جس نے مخلوق کو پیدا کیا وہ ان کے حالات سے بے خبر ہے۔ وہ تو باریک بین خبردار ہے۔

مخلوق کے علم کے متعلق فرمایا - وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ [۳]

ہم نے حضرت ابراہیم ع کو خوشخبری دی کہ تمہیں علم رکھنے والا لڑکا دیا جائے گا

حضرت یوسف علیہ السلام کی خبر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ [۴]

حضرت یوسف نے بادشاہ سے کہا مجھے خزانے کی حفاظت پر مامور کر دیں اس کی بہت حفاظت کرنے والا اور جاننے والا ہوں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی صفت رافت اور رحمت بیان کی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ، [۵]

اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے شفقت اور رحمت کا برتاؤ کرتا ہے۔

نیز فرمایا۔

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا [۶]

اللہ تعالےٰ مومنوں پر نہایت مہربان ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ، [۷]

تمہارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے جو تم میں سے ہیں تمہاری تکلیف ان کو ناگوار گزرتی ہے وہ تمہارے لئے نیکی کے معاملہ میں حرص کرنے والے ہیں اور مومنوں پر شفقت کرنے والے مہربان ہیں۔

اب اللہ کی رحمت اور اس کی مخلوق کی رحمت ایک جیسی نہیں ۔ اسی طرح اللہ کی شفقت اور اس کی مخلوق کی شفقت دونوں ایک جیسی نہیں اللہ تعالیٰ اپنی صفت سمع اور بصر کی آیات میں بیان کی ہے۔

---

[۱] سورہ ملک آیت نمبر ۱۴۔ [۲] سورہ انعام آیت نمبر ۱۰۱۔ [۳] سورہ ذاریات آیت نمبر ۲۸، [۴] سورہ یوسف آیت نمبر ۵۵۔ [۵] سورہ توبہ آیت نمبر ۱۱۷۔ [۶] سورہ احزاب آیت نمبر ۴۳۔ [۷] سورہ توبہ آیت نمبر ۱۲۸۔

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ؕ [1]

اللہ کی مثل کوئی شے نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

ایسی ہی مخلوق کی صفت بیان کی چنانچہ فرمایا۔

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا [2]

ہم انسان کو دو نطفوں کے امتزاج سے پیدا کیا۔ پھر ہم اس کا امتحان لیتے ہیں اس کو سننے اور دیکھنے کی قوت عطا فرمائی۔

اس میں کوئی شک نہیں جو کچھ قرآن پاک میں مذکور ہے برحق ہے اللہ کے کان اور آنکھیں حقیقتاً ہیں جیسا کہ اس کے جلال و کمال کے لائق ہیں اس کی مخلوق کے بھی کان اور آنکھیں حقیقتاً ہیں جو انکی حالت کے مناسب ہیں۔ جیسا کہ وہ خود محتاج ہے۔ اس کے کان اور آنکھیں بھی محتاج ہیں اور اسی طرح ان کو بھی فنا ہے لیکن خالق کے سمع اور بصر اور مخلوق کے سمع و بصر میں کوئی مماثلت یا مشابہت ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت حیات کا ذکر فرمایا۔

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ [3]

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ نیز فرمایا۔

هو الحي لا اله الا هو [4]

وہ (اللہ تعالیٰ) ہمیشہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی ہستی عبادت کے لائق نہیں۔

اسی طرح اپنی مخلوق کی صفت بھی حیات سے بیان فرمائی۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ [5]

ہم نے ہر زندہ شے کو پانی سے پیدا کیا۔

وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا [6]

حضرت یحییٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو سلامتی سے پیدا ہوئے۔ جب فوت ہوئے تو سلامتی سے اور جب قیامت کے روز زندہ ہو کر اٹھیں گے تو اس روز بھی ان کو سلامتی ہوگی۔

اللہ نے اپنے متعلق فرمایا۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى [1]

اللہ تعالیٰ عرش پر قائم ہے۔

اپنی مخلوق کے متعلق فرمایا۔

---

[1] سورہ لقمان آیت نمبر ۲۸۔ [2] سورہ دھر آیت نمبر ۲۔ [3] سورہ آل عمران آیت نمبر ۲۔ [4] سورہ غافر آیت نمبر ۶۵ [5] سورہ انبیاء آیت نمبر ۳۰۔ [6] سورہ مریم آیت نمبر ۱۵۔
[1] سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۵۔

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ؎۵۲

حضرت نوح کی کشتی جودی پہاڑ پر آکر ٹھہر گئی۔

اب اللہ کا عرش پر استواء اور کشتی کا جودی پہاڑ پر استوا دونوں ایک جیسے نہیں صفات الٰہی میں تاویل کفر ہے۔

الغرض ہم قرآن وسنت سے تجاوز نہیں کرتے اور اللہ کی ان صفات کے متعلق جو کتاب وسنت میں مذکور ہے جہمیہ اور معتزلہ کی طرح تاویلوں کے گورکھ دھندے میں نہیں پڑے جو ہاتھ سے نعمت، استواء سے غلبہ ؎۵۳ وجہ سے ذات، رحمت سے فضل اور اللہ کے نزول سے اس کا حکم اور اس کی رحمت یا فرشتوں کا نزول مراد لیتے ہیں۔ انکی تاویلیں کیسی فاسد اور بے ہودہ ہیں یہ ان کے گمراہ فلاسفر بیان کرتے ہیں یہ ایسی تاویلات ہیں کہ ان سے انسان کفر کے گھر میں جا گرتا ہے۔ اگر تاویلات کا باب کھول دیا جائے تو شریعت کے احکام باطل پرست لوگوں کے ہاتھوں میں ایک کھلونا کی طرح ہوں گے کیونکہ شریعت کے محل کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنیوالوں نے سب سے پہلے اسلام میں تاویلات کا باب کھولا۔ تاویل کی یہی بُرائی کافی ہے۔

اللہ کی صفات کے متعلق ہمارا عقیدہ:۔

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ نے اپنی جو جو صفت بیان فرمائی یا اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی جو صفت بیان کی جیسا کہ قرآن وحدیث میں مذکور ہے درست ہے ہم ان کو بلا مماثلت بلا مشابہت اور بلا کیفیت تسلیم کرتے ہیں ہم ان صفات کو معطل نہیں کرتے، صفات کے متعلق ہمارا عقیدہ نیا نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ جیسے امام ابوحنیفہ رح

باقی ص ۲۶ پر

؎۵۲ سورہ ہود آیت نمبر ۴۴

؎۵۳۔ ان لوگوں نے شاعر کے اس شعر سے حجت پکڑی ہے۔

قد استوی بشر علی العراق　　من غیر سیف ودم مهراق

بشر کا بغیر تلوار چلائے اور خونریزی کے عراق پر قبضہ ہو گیا اور غالب آگیا

جواب ۱۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ شعر مصنوعی ہے یہ بطور حجت پیش نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اگر اللہ کا غلبہ بشر کے عراق پر غلبہ پانے کی طرح ہے تو یہ اس سے تشبیہ ہو گی۔ اگر وہ کہیں کہ اللہ کا غلبہ خاص مراد ہے جیسا اس کے لائق ہے ویسا ہے اور بشر کا غلبہ بھی ویسا ہے تو انہوں نے قرآنی الفاظ کو بعینہٖ کیوں نہیں رہنے دیا اور یہ کہہ دیتے کہ اللہ کا استواء ایسا ہے جیسا اسکی ذات کے لائق ہے تاہم استواء کی کیفیت بیان نہیں کر سکتے ان دونوں باتوں میں سے ایک بات کا ان کو لازماً اقرار کرنا پڑے گا

اگر استواء کی بحث کی مزید تحقیق مطلوب ہو تو امام ذہبی کی علو اور ابن قیم کی الجیوش الاسلامیہ اور میری کتاب العقائد السلف کو زیر نظر لائیں۔ میں نے اس کتاب میں استواء پر تمام پہلوؤں سے بحث کی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ کو کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میں نے عقلی اور نقلی شبہات کی مکمل طور پر تردید کی ہے۔